نمبر ۲۶۱۳۵ ۷۸۶ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۶ ایل

حُبُّ الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر: ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم — فی پرچہ ۱۸ نئے پیسے

سالانہ دوستی ... (...)
فی پرچہ ۱۸ نئے پیسے (۰۱۸)

ترسیل زر کا پتہ

۱. شمس علوی کاکوروی منیجر کاکوری اخبار ۳۴ امین آباد پارک لکھنؤ
۲. مبارک کتب خانہ بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط وکتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱ | یکم ستمبر سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ | شمارہ نمبر ۲۵

یہ نعت شریف دربار کلیمی (کلیم اللہ شاہ جہان آبادی) دہلی میں ۱۲ اگست سنہ ۶۳ء بموقع عرس حضرت یحییٰ مدنی میں افتخار احمد صاحب علوی نے پڑھی تھی۔ کافی مقبول ہوئی۔ صاحب سجادہ دربار کلیمی نے اپنے دست مبارک سے موصوف کے سر پر ایک سبز رنگ کی پٹی باندھی جسے یہاں عرف عام میں دستار بندی کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ شاعری کی زندگی میں موصوف نے یہ پہلی نعت کہی ہے۔ ایڈیٹر

روز سعید

افتخار احمد علوی کاکوروی

مقام ادب ہے اقامت کا دن ہے
یہ روح الامیںؑ کی بشارت کا دن ہے

زمیں پر یہ باران رحمت کا دن ہے
خلیلؑ دعا کی اجابت کا دن ہے

یہ پیغام حق کی اشاعت کا دن ہے
امتِ مسلمہ کی قیادت کا دن ہے

صبا گا رہی ہے خوشی کے ترانے
محبت کا دن ہے ارادت کا دن ہے

خوشا آج ہے آمد کس کی زمیں پر
سبھی کے لئے جو سعادت کا دن ہے

نہ کیوں نور افشاں فلک تا زمیں ہو
یہ خیر البشر کی ولادت کا دن ہے

تمہیں آمنہؓ ہو مبارک مبارک
یہ محبوب حق کی رضاعت کا دن ہے

یہی غلغلہ ہے فلک پر زمیں پر
جمالِ خدا کی زیارت کا دن ہے

فضاؤں میں سرگوشیاں ہیں وہ آئے
مسرت کا دن ہے لطافت کا دن ہے

کہاں ہے کہاں ہے بتوں کی خدائی
یہ دن آج ان کی خجالت کا دن ہے

جو کل انبیاء سے ہیں ارفع و اعلیٰ
خوشا آج ان کی رسالت کا دن ہے

گناہوں پہ اپنے خجل کیوں ہے ناداں
ترے واسطے یہ شفاعت کا دن ہے

سفر کی ہے کیا فکر اب تجھ کو علوی
محمدؐ کی تجھ پر عنایت کا دن ہے

سال تمام کا جائزہ

زیر نظر پرچہ اخباری سال کا آخری پرچہ ہے جو اس سال کیا جارہا ہے کیونکہ آئندہ یکم اکتوبر ۶۳ء کا پرچہ دوسرے سال کا پہلا پرچہ ہوگا۔ ناظرین کو یہ جائزہ لینا ہے کہ کاکوری اخبار نے اچھی بُری جو خدمت بھی کی وہ کس حد تک قابل ستائش ہے اور کس حد تک لائق سرزنش۔ ہم متعدد اشاعتوں میں جو کچھ لکھ چکے ہیں ان کو از سر نو دھرانا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے اور نہ ہم بار بار رام کہانی دھرانے کے عادی ہی ہیں۔ ابتدا میں جو مشکلات درپیش رہیں اس سے بھی ناظرین اخبار بے خبر نہیں۔ یہ بھی احسان فراموشی ہوگی اگر ہم ان خریداران کا شکریہ ادا نہ کریں جنہوں نے ہماری آواز پر اخبار کی مشکلات پر فوری توجہ فرمائی۔ ورنہ یہ حقیقت تھی کہ اخبار کشمکش میں پڑ جاتا۔ پاکستان ہو یا ہندوستان جو اعداد و شمار ہمارے پاس ہیں۔ ان سے اسّی فیصدی کی وصولیابی یقینی ہے۔ جولائی اگست کی وصولیابی پاکستان میں کیا ہوئی ابھی ہمیں صحیح تعداد موصول نہیں ہوئی ہے۔ بھارت میں ضرور ہمارے بعض خریداران نے تا ایندم مرہون منت نہیں فرمایا ہے۔ ہم ایسے تمام بھائیوں سے باادب عرض کریں گے کہ اس طرف توجہ فرمائیں ورنہ آئندہ دوگنا بار غالباً ان پر گراں گزرے گا۔ ہم اپنے بعض احباب کے اس رائے سے متفق نہیں کہ اس اخلاق سوزی کے مجرم بنیں کہ کوئی فہرست عدم وصولی کی شائع کریں۔

یہ پرچہ ایک نئی جدّت کا حامل آپ کی نظروں سے گذر رہا ہے

میری علالت سے پریشان ہوکر بعض احباب اور بھائیوں نے عیادتی خطوط لکھے اس میں میری تعریفوں کے پُل باندھ ڈالے۔ ستم ظریفی یہ کہ مجھ سے یہ اصرار کہ اخبار میں اس کو جگہ دوں۔ بلکہ ایک صاحب تو اس حد پر پہنچ گئے کہ جبرین "ماڈرن ایریا" کاکوری کا قلمی چہرہ لکھتے لکھتے ایڈیٹر کاکوری اخبار کا قلمی چہرہ لکھ مارا۔ میں اپنے تمام بھائیوں کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے ذرہ نوازی فرمائی۔ مگر کیا کروں میں بیگانوں کی تعریف کا قائل نہیں۔ اپنے پھر اپنے ہیں۔ وہ خوبیوں پر نگاہ ڈالیں گے عیوب نظر انداز کر جائیں گے۔ حقیقی تعریف وہ ہے جو بیگانوں اور مخالفوں کی زبان پر آئے۔ ہاں اتنا گنہگار ضرور ہوں کہ قدرت نے جو جذبہ خدمت عطا کیا ہے اس کو حتی الامکان بے لوث کرنے کی کوشش کروں۔ وہ بھی صرف اس امید اور آسرے پر کہ شاید یہی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ میرے بھائیوں آج ایسی ہستیاں بھی موجود ہیں جو ہمیشہ اغراض سے وابستہ خدمت کی عادی رہی ہیں۔ اور اس اخباری خدمت کو بھی ذاتی منفعت کا آلہ کار تصور کر رہی ہیں۔ حالانکہ اخبار کی کشتی انتظامیہ اسے بخوبی واقف ہے آج بھی میرا ذاتی خیال ہے کہ جس وقت بھی ذاتی منفعت کا خیال پیدا ہوگا اخبار سے کنارہ کشی اختیار کر لوں گا جیسا کہ اپنی زندگی میں کرتا آیا ہوں۔

اخباری دنیا میں قدم رکھنے کے بعد کچھ صحافی پابندیاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اخبار ہو یا جریدہ سال میں دو ایک خاص نمبر ضرور نکالتا ہے۔ ہم بعض مجبوریوں کی بناء پر کوئی نمبر نہ نکال پائے۔ کاکوری اخبار اپنی زندگی کے ہر دور میں عرس نمبر نکالتا رہا ہے۔ اب کی عرس کی تاریخیں غالباً ۱۰-۱۱-۱۲ ستمبر پڑ رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایڈیٹر اپنی عدیم الفرصتی کی بناء پر دوسری و تیسری ستمبر سے مصروفیت کار کی بناء پر معذور ہو کر رہ جائے گا۔ لہذا بہتر یہ سمجھا گیا کہ یکم ستمبر کے پرچہ میں خاص مضامین کا اضافہ کرکے عرس نمبر قرار دے کر نکال دیا جائے۔ اور یکم اکتوبر کا پرچہ سال کا پہلا پرچہ نکالا جائے ۱۵ ستمبر کو کسی طرح بھی پرچہ نکالنا ہمارے امکان میں نہیں۔

مراسلات

السلام علیک!

آپ کی ناسازی مزاج کی خبر اخبار سے معلوم کر کے فکر لاحق ہوگئی۔ اپنی کیفیت مزاج برابر لکھئے تاکہ اطمینان ہو ـــــ دوا اور علاج کی طرف خاص توجہ رکھئے جب تک طبیب نہ کہے دوا جاری رکھئے ہر محب وطن اور عزیز آپ کی صحت و تندرستی کے لئے خلوص قلب سے دعاگو ہے آپ جیسے وطن کے ہونہار لوگ آجکل اور اس دور میں بہت قابل قدر ہیں اس بیماری کے دوران بھی اخبار کی اشاعت و طباعت میں آپ کی دلچسپی اور کوشش احباب وطن کو سراہنا چاہیے۔"

زبیر احمد علوی راولپنڈی

تسلیم! التماس یہ ہے کہ میں دور ہوں' مجبور ہوں' بُرا ہوں یا بھلا جیسا بھی ہوں لیکن میں آپ ہی کا کہلاتا ہوں' آپ اور یکجہتی اپنے اندر کچھ تعلق اور اثر رکھتی ہے اس لئے روز بروز اضطرابی کیفیت میں اضافہ ہو رہا ہے ہم لوگ اجتماعی طور پر اللہ میاں کے دربار میں ملتجی ہیں کہ وہ آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے اور نعمت درازی عمر سے مالا مال کرے۔ اللہ نے آپ کو جو جوہر عطا کئے ہیں جن کے لئے اکثر حضرات خاک چھانتے پھرتے ہیں۔ لیکن ان میں وہ چیز پیدا نہیں ہوتی ان خوبیوں کو فرداً فرداً شمار کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن چند اہم باتیں تحریر میں نہ لانا حقیقی خوبیوں پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ اعزاز نوازی' وطن پرستی' خلوص و ملنساری' ہمت و استقلال' وضع داری و بے نفسی' یگانہ و بیگانہ سے مخلصانہ برتاؤ' انسانیت کی بے لوث خدمت یہی وہ خوبیاں ہیں جن سے انسان کی خوبیاں نکھرتی ہیں۔ آپ میں یہ چیزیں بہ شان کمال موجود ہیں قدرت کی یہ فیاضیاں بلاوجہ تو نہیں کوئی راز ضرور ہے ؂

"ایں صفا حسن و محبت اہم اندوختہ اند (عرفی)

جس پر یہ نوازشات ہیں یعنی لے قدرت ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رہے تاکہ ہم حتی المقدور اکتساب فیض کر سکیں۔ فی الحقیقت ہم دور افتادگان وطن کے لئے جو خدمات آپ انجام دے رہے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں آپ کا عزم و عمل ہمت و جرأت ہمارے لئے لائق تقلید ہے ؂

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذت شرب دوام ما (حافظ)

(احقر مختار احمد علوی از دہلی)

مکرمی تسلیم! ایک مضمون بعنوان "اڈیٹر کاکوری اخبار" ارسال خدمت ہے ہو سکتا ہے کہ آپ اس کو شائع کرنے میں لیس و پیش کریں مگر میرے ساتھ یقیناً زیادتی ہوگی کیا توقع کروں کہ اس کو آئندہ شمارہ میں شائع فرماکر ادبی حقوق کی ہمت افزائی فرمائینگے

قلمی چہرا "اڈیٹر کاکوری اخبار"

آپ نے اس تصویر سے پہلے بھی دیکھا ہوگا ــــ؟ وہ ایڈیٹر جس کا قد ۵ فٹ ۲ انچ ہو۔ بیضاوی سر اور سر کے بال قریب سفید۔ مگر دھوپ میں نہیں خدمت وطن یا فیملی پالٹکس کے جہاد میں سفید ہوئے۔ ابھری ہوئی پر وقار پیشانی۔ لمبی ستواں ناک چھوٹی چھوٹی ذہین آنکھیں چمکدار اور بھورے رنگ کی۔ چال ڈھال میں چستی و پھرتیلا پن۔ گفتار میں بزرگی' منہ سے الفاظ نہیں نکلتے بلکہ پھول جھڑتے ہیں تندرستی قائم رہتی تو رنگ کندنی ہوتا مگر ــــ! حسین دھوکوں نے فاختئی بنادیا ہے۔ ہاشمی النسب ہیں۔ نام نامی سید احمد علوی۔ پھر کیوں نہ ہو خلق کی فراوانی۔

ان کی قابلیت اور ذوق شعری کے ساتھ ساتھ ان کے لاابالیانہ انداز نے بھی ترقی کی ـــ فطرت جس کام کے لئے انسان کو پیدا کرتی ہے اُسے زندگی کے مراحل جانگداز منزل پر پہنچنے سے نہیں روک سکتے۔ چنانچہ آج سید صاحب قصبہ کے ایک ادبی و اصلاحی جریدہ کے ایڈیٹر ہیں۔ جو وطن کے جذبات و احساسات کی صحیح ترجمانی کرتا ہے اور اس ضرورت کے تقاضہ کو آپ ہی نے

پورا کیا۔ اب تک ادب و سیاست ہی دو آپ کی زندگی کا نصب العین رہے جب سیاست میں قدم رکھا تو کس کو معلوم تھا کہ آئندہ چلکر کانگریس کمیٹی کے کامیاب سکریٹری ہوں گے اور جس حسن و خوش اسلوبی سے فرائض انجام دیئے فراموش نہیں کئے جا سکتے کانگریس کے اس گروپ سے تعلق رکھتے تھے جو قدوائی گروپ یا ــــ جوگ "رفیعی" کہلاتے تھے۔ مخالفین کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ اور بیشتر بے بدل بدل گران پودار بھی سکتے ــ یہ ان کی مردانہ روی ہے کہ ہمیشہ متبسم نظر آتے رہے۔

دوسرے یہ اپنے روحانی جذبات و قلبی واردات کی دلکش پیرایہ اور چیدہ چیدہ اشعار سے ترجمانی کرنے میں قدرت رکھتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا ؎

شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

دوستوں کے بہتر نمو دست۔ حلقۂ احباب وسیع رکھتے ہیں۔ جن کسی سے مراسم پیدا ہو جائیں۔ پھر حاضر غائب ہر حیثیت سے اس کے مداح رہتے ہیں۔ ہمیں پوری توقع ہے کہ اس طرح سعید صاحب اپنی بقیہ زندگی علم و ادب اور وطن کی خدمت میں گذار دیں گے۔

خلیق احمد عباسی

بقیہ پاکستانی ڈاک صفحہ ۲

ڈھاکہ کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ستار صاحب علوی کی صاحبزادی کو شدید انفلوئنزا ہو گیا تھا۔ دو دن تک بخار نہایت تیز رہا۔ خدا کا شکر ہے اب افاقہ ہے۔

بیگم عبد الحکیم صاحب علوی جن کا ڈھاکہ میں آپریشن ہوا تھا۔ رو بصحت ہو کر چٹاگانگ واپس آگئی ہیں۔

بیگم محمد امین صاحب علوی اپنے والدین و اعزاء سے ملنے ۱۴ راگست کو چٹاگانگ سے وطن روانہ ہو گئی ہیں۔ ان کا قیام مختصر رہے گا۔ اہلیہ عبد الکریم صاحب علوی بھی ہمراہ میں موصوفہ صاحبزادیوں سے ملنے آئی ہیں۔

جناب خاقان صاحب مع اپنے اہل و عیال کے بخیریت ڈھاکہ پہونچ گئے۔

محمد امین صاحب علوی۔ ایک سرکاری کام سے ڈھاکہ گئے ہوئے تھے۔ واپس چٹاگانگ آگئے ہیں اور شدید حملہ انفلوئنزا میں مبتلا ہیں۔ بخار ۱۰۳ ہے۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے اللہ جلد صحتیاب فرمائے۔

بقیہ حالات وطن صفحہ ۸

بیگم کمال الدین احمد صاحب ایم اے :- کانپور سے آئی ہوئی ایک اطلاع سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ کی طبیعت اس طرف گر گئی ہے۔ دو ایک دست بھی روزانہ آ جاتے ہیں۔ کمزور زیادہ ہو گئی ہیں۔

(ہمیں سخت شکایت ہے کہ کانپور سے کوئی صاحب بھی اعزاء کے حالات و واقعات سے مطلع نہیں فرما رہے ہیں۔ اڑتی خبریں شائع کرنا پڑتی ہیں۔) ایڈیٹر۔

والدہ اقبال اختر علوی :- موصوفہ انگیٹھی پر کھیر پکا رہی تھیں کہ بیلی سستی سے پھسل گئی اور پتیلی گر پڑی جس سے ان کا پیر بری طرح جل گیا اور پیر کا انگوٹھا اور پنڈلی پر تمام چھالے پڑ گئے جس سے کئی دن رات چین نہ پڑا۔ دوا ڈاکٹروں کی جاری ہے اس کے زور سے بخار بھی رہا۔ اب روزانہ میم آتی ہے جو مرہم پٹی کرتی ہے کچھ سکون ضرور ہے خدا جلد صحتیاب کرے

پاکستانی ڈائری

ظہیر فاطمہ (بیگم مشہود علی مرحوم) اپنا زیر تعمیر مکان اپنی نگرانی میں بنوا رہی ہیں۔ دہیا بیٹھنے کے لئے وقتی ایک کوٹھری سامان وغیرہ رکھنے کے لئے بنوائی تھی جس پر ٹین پڑا ہوا تھا۔ اتفاقاً سامان اور سیمنٹ کے بلاک اٹھنے سے ٹین ہلکا پڑ گیا۔ یکایک ہوا کے تیز جھونکے سے ٹین نیچے ظہیر صاحبہ پر آ گرا۔ کمر اور ٹانگ میں چوٹ کافی آئی۔ ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ انھوں نے اطمینان دلایا ہے اور کہا ہے کہ زیادہ گہرا زخم نہیں ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیگا۔

ذیبا صاحبزادی احتشام علی صاحب عباسی کو ایک ہفتہ سے برابر دست آ رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ دانتوں کی وجہ سے ہیں۔ لڑکی کافی کمزور ہو گئی ہے۔ علاج ہو رہا ہے۔ پہلے سے کافی افاقہ معلوم ہوتا ہے۔

بھارت سے واپسی:- بیگم نثار احمد صاحب علوی اور شادان سلیما جو ہندوستان گئی ہوئی تھیں پچھلے ہفتے ۸ر اگست کو بخیریت کراچی پہونچ گئیں۔

سلمان ضیا علوی صاحب پندرہ یوم کے لئے اپنی والدہ اور بہنوں سے ملنے کے لئے رحیم یار خان ہوتے ہوئے لاہور آ گئے ہیں۔

اکبر علی صاحب علوی اور نثار احمد صاحب کرمانی میر پور خاص کے ضلع میں اپنی زمین کے انتظامی سلسلے میں گئے ہوئے ہیں۔

مظہر علی صاحب علوی ایڈوکیٹ موصوف بھی اپنے علاقے جیس آباد میں بغرض تحصیل وصول اور انتظام کے لئے گئے ہوئے ہیں ان کا قیام تقریباً ایک ماہ رہے گا۔

نورالدین صاحب علوی صاحبزادہ عظیم الدین صاحب علوی نے کراچی یونیورسٹی سے بی۔ ایس۔ سی سکنڈ ڈویژن پاس کیا۔ موصوف کا رجحان ڈاکٹری کی طرف مائل ہے۔ لہذا انھوں نے کراچی ڈاؤ میڈیکل کالج میں داخلہ لینے کی کوشش شروع کر دی۔ ہم اس کامیابی پر ان کو اور ان کے والد محترم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عرس وارث الانبیاء:- کراچی میں حسب معمول سالہائے سابق امسال بھی ۱۰ ربیع الاول یوم جمعہ کو حضرت وارث الانبیاء مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہٗ العزیز کا عرس مبارک انعقاد پذیر ہوا۔ یہ عرس ہر سال ایک مجلس منتظمہ کے زیر انتظام منایا جاتا ہے جس کے سکریٹری احسان احمد صاحب علوی اور خزانچی یونس علی صاحب قریشی اور صدر عبد القدوس صاحب ہیں۔ ان چند مخلص کارکنان کی جد وجہد اور کوشش سے یہ مبارک تقریب نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ برابر تین سال سے ہو رہی ہے جملہ مریدین ومعتقدین اور مخلصین بھی اس سال کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ دو بجے سے قرآن خوانی شروع ہو گئی تھی۔ اور شام کو عصر ومغرب کے درمیان قل شریف ہوا۔ اور جملہ بزرگان سلسلہ کو ایصال ثواب پہونچایا گیا جس میں انعام احمد صاحب علوی نے تکیہ شریف کا قطبے کے قل کا مخصوص درود تاج خوش الحانی سے پڑھا۔ جس کا حاضرین پر کافی اثر ہوا۔ قل شریف کے بعد حضرت علامہ دستو کاکوروی نے حضرت وارث الانبیاء کی شان اقدس میں منقبت پیش کی۔

مینائے ادب کراچی کا اگلا مشاعرہ ۵ر اکتوبر سنہ ۶۳ء کو انشاء اللہ حسب معمول بشیر لاج ناظم آباد میں ہوگا۔ شعراء کاکوری سے درخواست ہے کہ وہ شرکت فرما کر ادب نوازی فرمائیں۔

عائشہ نظام سلمہٗ (صاحبزادی عشرت علی صاحب علوی) کو پچھلے ہفتہ ہوا لگ جانے سے کھانسی کی شکایت ہو گئی تھی۔ ہومیوپیتھک علاج ہو رہا ہے جس سے فائدہ ہے۔ چند دن سینہ پر بلغم جمع رہنے سے تکلیف رہی۔

نور السحر عرف سحری جس کو کافی کھانسی عرصہ سے آ رہی تھی اب الحمد للہ صحتیاب ہو گئی ہے۔

عشرت علی صاحب علوی کے بارے میں پہلے تو یہ معلوم ہوا تھا کہ معمولی انفلوئنزا ہو گیا اس طرف پندرہ دن سے ان کی طبیعت

خراب ہے لیکن دو تین دن کے بعد جب نامہ نگار نے ملاقات کی تو تفصیلی حال معلوم کر کے بڑی تشویش پیدا ہو گئی۔ دریافت سے پتہ چلا کہ موصوف کے حلق میں اندر کی طرف ایک دانہ نکل آیا تھا جس کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے تین دن بہت سخت تکلیف رہی۔ ایسی کہ منہ کھولنا اور کھانا پینا مشکل ہو گیا۔ ملٹری کے ڈاکٹر نے معائنہ کر کے کہا کہ اس میں مواد پڑ گیا ہے چنانچہ مواد نکالنے اور صاف کرنے کے لئے آپریشن کر دیا۔ دانہ سے کافی مواد نکلا۔ انجکشن لگ رہے ہیں۔ ڈاکٹر اطمینان کلی دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عشرت صاحب اب خطرے سے باہر ہیں۔ آج خبر ملی ہے کہ عشرت صاحب نے آہستہ آہستہ روٹی کھانا شروع کر دیا ہے خدا کا شکر ہے کہ پہلے سے کافی سکون ہے کمزوری بہت ہے۔

ڈاکٹر شمسیہ کرمانی (بیگم سرفرازالدین صاحب کرمانی) ابھی پچھلے ماہ مری اور راولپنڈی سے واپس آئی ہیں معلوم ہوا ہے کہ موصوفہ شدید بے چینی میں مبتلا ہو گئیں۔ ابھی اس سے سکون نہ ہوا تھا کہ ان کے بائیں ہاتھ کے شانے میں اعصابی درد ہو گیا۔ تقریباً ایک ہفتہ تک تکلیف رہی اب الحمد للہ اچھی ہیں۔

محمود اصف صاحب علوی۔ جو کہ ایک مشہور [illegible] کمپنی (...) میں ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں موصوف کمپنی کی طرف سے مری ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے آپ آٹھ روز کے بعد کراچی بذریعہ ہوائی جہاز واپس آ گئے۔

انعام احمد صاحب علوی۔ ان دنوں موصوف کو شدید اعصابی تکلیف ہو گئی ہے۔ یہ تکلیف قریب قریب پندرہ دن ہوئے سر میں پچھلی جانب محسوس ہوئی تھی اور اب یہ تکلیف ان کے شانے تک پہنچ گئی ہے۔ اسپیشلسٹ کو دکھایا ہے۔ اب خدا کا شکر ہے پہلے سے افاقہ ہے۔

جمیل احمد قدوائی صاحبزادہ وکیل احمد صاحب اس سال ایم اے فائنل اسلامیات میں کراچی یونیورسٹی سے سکنڈ ڈویژن کامیاب ہو گئے ہم اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بشیر احمد صاحب علوی۔ موصوف کے متعلق پچھلے شمارے میں دوبارہ طبیعت کی خرابی کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ نامہ نگار نے جو تفصیل حاصل کی ہے یہ ہے۔ موصوف کے ۲ اگست کو پیٹ میں سخت درد اٹھا۔ درد اتنا شدید تھا کہ بقول موصوف کے کمزوری حد سے تجاوز کر گئی۔ نشست و برخاست کی طاقت بالکل نہ رہی۔ دست و قے بھی ہوتی رہی۔ سول سرجن جناح اسپتال شفقت صاحب علاج کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے دیکھتے ہی محمود آباد جہاں ان کا مکان ہے چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ بشیر احمد صاحب اپنے مکان سے اٹھ کر اپنے داماد حسنین ہاشمی صاحب کے یہاں آ گئے ہیں۔ موصوف کی غذا بالکل بند ہے صرف گلوکوز کا پانی دیا جا رہا ہے اس کے علاوہ ڈاکٹر نے ان کی آنتوں کا ایکسرے بھی لیا ہے رپورٹ کا انتظار ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ ان کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

ایک اور صدمہ:۔ فرازی (نواسہ بشیر احمد صاحب علوی) کے بارے میں کل یہ معلوم کر کے بہت قلق و صدمہ ہوا کہ اس نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ابھی طاہرہ بنت بشیر احمد صاحب علوی کی ایک بچی ربعیہ نظامی بیس دن ہوئے انتقال کر چکی ہے۔ طاہرہ صاحبہ کے یہ جڑواں بچے تھے جن کا نام فرازی اور ربعیہ۔ دانت نکلنے اور دستوں میں پہلے بچی بھی ختم ہوئی اور یہ بچہ بھی اسی میں فوت ہوا۔ باری تعالیٰ والدین اور اعزاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

والدہ اعتقاد الحسن صاحب علوی اب پہلے سے بہتر ہیں۔ گدی میں درد کی جو شکایت تھی اس میں بھی کمی ہے کمزوری برقرار ہے۔ اختلاجی دورہ کے بعد ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جایا کرتے تھے اور پورے بدن میں تھرتھری اب بھی محسوس ہوتی ہے ڈاکٹر انصار صاحب

کے زیر علاج ہیں۔ خدا سے دُعا ہے کہ ان کو جلد صحت کلی عطا فرمائے
(ترقی)

رؤف رشید احمد صاحب عباسی جو اب تک P.I.A میں ٹریفک اسسٹنٹ تھے اب ان کو ترقی دیکر (ٹریفک سپروائزر) بنا دیا گیا ہے۔ موصوف کی یہ ترقی ہردلعزیزی، اعلیٰ کارکردگی اور معیاری انتظامی قابلیت کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ آپ سنہ ۱۹۵۳ء میں P.I.A میں شامل ہوئے تھے اسی سال سعودی عرب میں متعین کیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے مشرق وسطیٰ کے دیگر اسلامی ممالک میں اپنے فرائض انجام دیئے سنہ ۶۱ء میں طہران اور بغداد گئے اور پھر سنہ ۶۲ء میں آپ فرانس، جرمنی، لندن کے فضائی مستقروں پر کام کرتے رہے۔ اسی دوران میں آپ کو حج بیت اللہ کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ سنہ ۶۳ء کے شروع میں آپ کو لندن ایرپورٹ پر بحیثیت سپروائزر بھیجا گیا جہاں آپ کے حسن کارکردگی سے افسران کافی متاثر ہوئے اور پچھلے ماہ آپ کو کراچی ایرپورٹ کا ٹریفک سپروائزر بنا دیا گیا۔

احتشام علی صاحب عباسی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا ہے کہ فلو (بخار) میں مبتلا ہیں۔ بخار اتر گیا ہے آپ کا علاج شہر کے مشہور ڈاکٹر کر رہے ہیں جس نے اطمینان دلایا ہے۔ کمزوری بہرحال کافی ہے۔ ابھی تک ۵ دن کی چھٹی پر تھے معلوم ہوا کہ کل دفتر جانے کی کوشش کی۔ بعد میں بخار آ گیا۔

شکیلہ فاطمہ صاحبہ (بنت حکیم مشیر الحسن صاحب علوی) کو ایک حادثہ پیش آ گیا۔ ہمارے نامہ نگار نے خود موصوفہ سے مل کر جو تفصیل معلوم کی ہے وہ یہ ہے کہ موصوفہ بس پر سوار ہو چکی تھیں بھیڑ زیادہ ہونے کی وجہ سے گیٹ کے قریب کھڑی تھیں۔ چنانچہ بس جب ایک موڑ پر ٹرن کرنے لگی تو رفتار تیز ہونے کی وجہ سے ایک جھٹکا سا لگا اور نہ معلوم کس طرح سے موصوفہ کے ہاتھ سے ڈنڈا چھوٹ گیا وہ ناظم آباد پٹرول پمپ کے قریب زمین پر گر پڑیں۔ گرتے ہی چکر آ گیا اور وہ نیم بیہوش سی ہو گئیں۔ جائے حادثہ پر ایک لڑکا جو اسکول جا رہا تھا۔ رکشہ پر پولیس اسٹیشن لے گیا۔ جہاں پہونچکر ان کو مکمل ہوش آ گیا تھا۔ اور وہ گھر آ گئیں۔ موصوفہ کے سر کے پچھلے جانب چوٹ آ گئی ہے۔ اس کے علاوہ پیر کے انگوٹھے میں بھی چوٹ آئی ہے۔ آج تیسرا دن ہے جب یہ خبر روانہ کی جا رہی ہے۔ الحمدللہ اب بالکل ٹھیک ہیں۔

مجاہد حسین صاحب علوی اور کبیر الدین صاحب کرمانی کے متعلق ایک مصدقہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال دونوں حضرات نے کراچی سے میٹرک تھرڈ ڈویژن پاس کر لیا ہے۔ ہم اس کامیابی پر دونوں حضرات کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عبد القدیر صاحب صاحبزادہ عبد القدوس صاحب کو پچھلے تین دن سے شدید انفلوئنزا ہو گیا ہے۔ بخار کافی تیز ہو گیا تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ تکلیف میں کمی ہے۔ اور دفتر جانا شروع کر دیا ہے

حسن دراز صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان کو دل کا دورہ پڑا تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کام کی زیادتی کی بناء پر ایسا ہوا۔ مقامی ڈاکٹر کو دکھلایا۔ اب پہلے سے بہتر ہیں۔ اور ڈاکٹری مشورے کے مطابق مکمل آرام کی خاطر اپنی تمام مصروفیات ملتوی کر دی ہیں۔

جمیلہ افتخار تقریباً ڈھائی ماہ کوہ مری رہ کر کراچی واپس آ گئیں ہیں۔ آپ مع اپنے صاحبزادے عرفان احمد کے بغرض تبدیل آب و ہوا کوہ مری گئی تھیں۔

—— مشرق کی خبریں آج دو ڈھائی ماہ بعد غالباً موصول ہوئی ہیں

محمد عارف صاحب علوی جن کا تبادلہ مغربی پاکستان ہو گیا ہے۔ ۲۰ اگست کو بذریعہ بحری جہاز چٹا گانگ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ کی روانگی یہاں کے اعزا کو بہت شاق گذری ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲)

حالاتِ وطن

(ترقی)

جناب ڈاکٹر مولانا مصطفےٰ حسن صاحب علوی ایم اے پی ایچ ڈی کے منجھلے صاحبزادے محمد حسان علوی ایم اے بی اے آنرز جو محکمۂ آثار قدیمہ حکومت ہند کے عربی و فارسی سیکشن میں ٹیکنیکل افسر کی حیثیت سے ملازم ہیں اب خدا کے فضل و کرم سے وہ اپنی سابقہ جگہ سے ترقی پا کر ریسرچ افسر کے عہدہ پر آ گئے ہیں۔ ابھی فی الحال الہ آباد ہی میں قیام رہے گا۔ اگلے سال سنہ ۶۴ء میں ان کو حکومت ہند کی طرف سے مزید ٹریننگ کے لئے مغربی ممالک بھیجا جائیگا۔

(تقرر)

دہلی کی خبر ہے معین النساء بیگم شوکت علی عباسی مرحوم کا تقرر بحیثیت نگراں عمل میں آگیا۔ یتیم مسلم مجلس وقف بورڈ دہلی نے یتیموں کے ایک گھر کا افتتاح ۲۲ جولائی سنہ ۶۳ء کو (دریا گنج دہلی) کے نام سے کیا تھا۔ موصوفہ بہت کوششوں کے بعد اس کی نگراں بنا دی گئیں سو روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہیں۔ اللہ استقامت بخشے اور بحسن و خوبی کام انجام دیں۔

لکھنؤ کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ طارق سلمہٗ صاحبزادہ احمد توفیق صاحب علوی جو سینٹ فرانسس کالج میں درجہ دہم کے طالب علم ہیں اپنے کالج کے ہر کھیل میں حصہ لیا اور پورے کالج میں اول آئے۔ نیز موصوف نے بمبئی کی زائن فلیٹون کمپنی کے مقابلہ میں حصہ لیا اور مقابلے میں جیتنے والے چار لڑکوں میں یہ بھی تھے۔

علالتیں:۔

منشی شفیق احمد صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف رات میں مسجد سے نماز پڑھ کر واپس آ رہے تھے نہیں کہا جا سکتا کہ چکر آ گیا یا پاؤں پھسل گیا۔ بہر حال چوٹ کھا گئے سیدھی پنڈلی میں ایک زخم سا ہو گیا جس میں تکلیف ہے۔

منشی منکور علی صاحب۔ موصوف پر پھر سابقہ مرض کا حملہ ہوا۔ پیشاب رک رک کر آنے لگا۔ رات میں چار چار دفعہ بھی ہو گئیں جس نے کمزور زیادہ کر دیا۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ بروقت مقامی ڈاکٹر کی تدابیر نے مرض کو قابو سے باہر نہ ہونے دیا۔ اب الحمد للہ بہتر ہیں علاج جاری ہے۔

ضیاء میاں صاحبزادہ مولانا شاہ مصطفےٰ حیدر صاحب۔ کئی دن سے بخار آ رہا تھا۔ فصلی کا خیال کر کے کوئی خاص توجہ نہ کی گئی۔ آخر کار اب مقامی ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ میعادی شکل اختیار کر رہا ہے بہرحال علاج ہو رہا ہے۔

آج ۲۹ اگست جبکہ اخبار پریس جا رہا تھا۔ اللہ کا احسان ہے کہ بخار اتر چکا ہے۔ بحمد اللہ اب بہتر ہیں۔

اشتیاق احمد صاحب عباسی۔ آگرہ کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ ۷ اگست سنہ ۶۳ء کو بمقام کھیراگڈھ اشتیاق احمد صاحب عباسی انجینئر ضلع پریشد آگرہ کو جبکہ وہ اسپتال کی چھت کا معائنہ کر رہے تھے قلبی دورہ پڑا۔ چار گھنٹہ موصوف بے ہوش رہے اس کے بعد نہیں معلوم کس طریقے سے آگرہ آئے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹروں نے دس روز تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے کمزوری اس قدر ہو گئی ہے کہ جب بھی موصوف کھڑے ہوتے ہیں چکر آ جاتا ہے۔

ناظرین دعا فرمائیں کہ موصوف جلد صحتیاب ہو جائیں۔

والدہ صلاح الدین علوی: اسپتال سے آنے کے بعد جیسا کہ گذشتہ شمارہ میں دیا جا چکا ہے کہ آنکھ میں سنبل بائی کی تکلیف پھر بڑھ گئی ہے۔ ہاتھ میں جو گلوکوز انجکشن غلط لگنے کی وجہ سے پھوڑا بن گیا تھا ابھی تک ٹھیک نہیں ہو سکا ہے۔

ڈاکٹر خالد صاحب علوی کا علاج ہے۔ شروع میں تو فائدہ رہا مگر پھر تکلیف بڑھ گئی ہے۔ اللہ صحت کلی عطا فرمائے۔

سعید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز قومی پریس ناداں محل روڈ لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پوسٹ کاکوری سے شائع کیا۔